9940-نماز پنجگانہ کے اوقات

سوال

پانچوں نمازوں کے اوقات بتلائیں، نیز ان اوقات میں تفریق کی کیا حکمت ہے؟ نیز نمازوں کے لیے اضطراری وقت کون سا ہوتا ہے؟ اور نصف رات کا حساب کیسے لگائیں؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اللہ تعالی کی حکمت کا تقاضا تھا کہ یہ نمازیں اوقات مقررہ میں ادا کی جائیں تا کہ بندے اور رب کے مابین ان نمازوں کے دوران مدت میں تعلق قائم رہے یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جس وقتا فوقتا درخت کو پانی لگایا جاتا ہے، صرف ایک بار ہی پانی لگا کر درخت کو چھوڑ نہیں دیا.

اور پھر یہ نمازیں وقت مقررہ میں تقسیم کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ ایک ہی وقت میں ان کی ادائیگی بندے پر بوجھ نہ ہو اور وہ اکتا نہ جائے، اس لیے اللہ تعالی نے مختلف اوقات رکھے، اللہ تعالی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے.

ماخوذ از: رسالۃ احکام مواقیت الصلاۃ تالیف شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ

اور پھر نماز پنجگانہ کے اوقات احادیث میں بھی بیان ہوئے ہیں تفصیلا اوقات بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ظہر کا وقت زوال سے لیکر آدمی کے سائے کے برابر ہونے (یعنی) عصر کا وقت شروع ہونے تک رہتا ہے، اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے، اور مغرب کا وقت سرخی غائب ہونے تک ہے، اور عشاء کا وقت درمیانی نصف رات تک ہے، اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے لیکر سورج طلوع ہونے تک ہے، جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (612).

اس حدیث میں نماز پنجگانہ کے اوقات بیان کیے گئے ہیں، لیکن ان کی گھنٹوں میں تحدید کرنی ایک علاقے اور ملک سے دوسرے ملک اور علاقے سے مختلف ہوگی، لیکن ذیل میں ہم ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

اول:

نماز ظہر کا وقت:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ظہر کا وقت زوال سے لیکر آدمی کے سائے کے برابر ہونے (یعنی) عصر کا وقت شروع ہونے تک رہتا ہے"

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کے وقت کی ابتدا اور انتہاء کی تحدید کر دی ہے.

ظہر کے وقت کی ابتداء سورج کے زوال سے شروع ہوتی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سورج آسمان کے درمیان سے مغرب کی جانب زائل ہوجائے.

زوال کا وقت معلوم کرنے کے لیے عملی تطبیق (ظہر کے وقت کی ابتداء) :

آپ ایک لکڑی کسی کھلی جگہ پر گاڑدیں سورج طلوع ہونے کے وقت اس لکڑی کا سایہ مغرب کی جانب ہوگا جیسے جیسے سورج اوپر ہوتا چلاجائیگا تو اس لکڑی کا سایہ بھی کم ہوتا رہیگا، جب تک سایہ کم ہوتا رہے زوال نہیں ہوا، اس طرح لکڑی کا سایہ کم ہوتا ہوا ایک حد پر آکر ٹھر جائیگا اور پھر سایہ مشرق کی جانب بڑھنا شروع ہوگا، جیسے ہی سایہ مشرق کی جانب تھوڑا سا زیادہ ہوا تو یہ زوال ہوگا، اور اس وقت ظہر کی نماز کا وقت شروع ہوجائیگا.

گھڑی کے حساب سے زوال کی علامت :

طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب کو دو حصوں میں تقسیم کرلیں تو یہ زوال کا وقت ہوگا، چنانچہ اگر ہم فرض کریں کہ سورج چھ بجے طلوع ہوتا اور چھ بجے ہی غروب ہوتا ہے تو زوال کا وقت بارہ بجے ہوگا، اور اگر سورج سات بجے طلوع ہوا اور سات بجے ہی غروب تو زوال کا وقت ایک بجے ہوگا، اسی طرح حساب لگالیں.

دیکھیں : الشرح الممتع (96/2).

ظہر کی وقت کی انتہاء :

ظہر کا وقت اس وقت ختم ہوگا جب ہر چیز کا سایہ زوال ہونے کے بعد اس کی مثل (یعنی اس کی لمبائی کے برابر) ہو.

ظہر کا وقت معلوم کرنے کا عملی طریقہ :

وہی لکڑی زمین میں لگائی گئی تھی اس کی طرف واپس پلٹتے ہیں، فرض کریں اس لکڑی کی لمبائی ایک میٹر ہے، زوال سے قبل اس کا سایہ کم ہوتا جائیگا حتی کہ ایک معین حد پر آکر ٹھر جائیگا (یہاں آپ نشان لگالیں) پھر اس کے بعد سایہ زیادہ ہونا شروع ہوجائیگا، یہاں سے ظہر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے، پھر یہ سایہ مشرق کی جانب بڑھتا رہے گا حتی کہ اس لکڑی کی برابر (یعنی ایک میٹر) ہوجائیگا، یعنی اس لگائے ہوئے نشان سے لیکر اس لکڑی کے برابر، لیکن جو سایہ اس نشان سے قبل ہے وہ شمار نہیں ہوگا، وہ سایہ زوال کے سایہ کے نام سے موسوم ہے، یہاں پہنچ کر ظہر کی نماز کا وقت ختم ہوگا، اور عصر کی نماز کا وقت شروع ہوجائیگا.

دوم :

عصر کا وقت :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اور عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو"

عصر کی ابتدائی وقت ہم معلوم کرچکے ہیں کہ ظہر کا وقت ختم ہونے (یعنی ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے کے وقت) سے شروع ہوتا ہے، اور عصر کی انتہاء کے دو وقت ہیں :

(1) اختیاری وقت :

یہ عصر کے ابتدائی وقت سے لیکر سورج زرد ہونے تک ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" عصر کا وقت جب تک سورج زرد نہ ہو جائے "

یعنی جب تک سورج پیلا نہ ہو جائے، اس کا گھڑی کے حساب سے موسم مختلف ہونے کی بنا پر وقت بھی مختلف ہو گا.

(2) اضطراری وقت :

یہ سورج زرد ہونے سے لیکر غروب آفتاب تک ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز پالی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (579) صحیح مسلم حدیث نمبر (608).

مسئلہ :

ضرورت اور اضطراری وقت کا کیا معنی ہے ؟

ضرروت کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے کام میں مشغول ہو جس کے بغیر چارہ کار نہیں مثلا کسی زخم کی مرہم پٹی کر رہا ہو اور وہ سورج زرد ہونے سے قبل مشقت کے بغیر نماز ادا نہ کر سکتا ہو تو وہ غروب آفتاب سے قبل نماز ادا کر لے تو اس نے وقت میں نماز ادا کی ہے؛ اس پر وہ گنہگار نہیں ہو گا؛ کیونکہ یہ ضرورت کا وقت تھا، اور اگر انسان تاخیر کرنے پر مجبور ہو تو سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کر لے.

سوم :

نماز مغرب کا وقت :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اور نماز مغرب کا وقت سرخی غائب ہونے تک ہے"

یعنی عصر کا وقت ختم ہونے کے فورا بعد مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو غروب آفتاب سے لیکر سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے.

اور جب آسمان سے سرخی غائب ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو کر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، گھڑی کے مطابق اس وقت کی تحدید موسم مختلف ہونے سے مختلف ہو گی، اس لیے جب دیکھا جائے کہ افق سے سرخی غائب ہو گئی ہے تو یہ مغرب کا وقت ختم ہونے کی دلیل ہے.

چہارم :

عشاء کی نماز کا وقت :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اور عشاء کی نماز کا وقت درمیانی نصف رات تک ہے"

چنانچہ عشاء کا وقت مغرب کا وقت ختم ہونے کے فورا بعد (یعنی آسمان سے سرخی ختم ہونے کے بعد) شروع ہو کر نصف رات تک رہتا ہے.

مسئلہ :

نصف رات کا حساب کیسے ہو گا ؟

جواب :

اگر آپ نصف رات کا حساب لگانا چاہیں تو سورج غروب ہونے سے طلوع فجر تک کا وقت شمار کریں، اس کا نصف عشاء کی نماز کا آخری وقت ہو گا (اور یہی نصف رات ہوگی)

فرض کریں اگر سورج پانچ بجے غروب ہوتا ہواور فجر کی اذان (طلوع فجر) پانچ بجے ہوتی ہو تو نصف رات گیارہ بجے ہوگی، اور اگر سورج پانچ بجے غروب ہوتا ہواور طلوع فجر چھ بجے ہو تو نصف رات ساڑھے گیارہ بجے ہوگی، اسی طرح حساب لگایا جا ئیگا.

پنجم :

نماز فجر کا وقت :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک ہے، اور جب طلوع آفتاب ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جاؤ کیونکہ یہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے"

نماز فجر کا وقت طلوع فجر ثانی یعنی فجر صادق سے شروع ہو کر طلوع آفتاب تک رہتا ہے، اور فجر ثانی اس وقت ہوتی ہے جب افق پر سفید روشنی مشرق کی جانب شمال سے جنوب کی طرف پھیلے، لیکن فجر اول اس روشنی کو کہتے ہیں جو فجر صادق سے قبل تقریبا ایک گھنٹہ قبل ہوتی ہے، اور ان دونوں میں کئی ایک فرق ہیں :

1– فجر اول یا فجر کاذب لمبائی میں ہوتی ہے چوڑائی میں نہیں، یعنی وہ مشرق سے مغرب کی طرف پھیلتی ہے، اور فجر صادق یا فجر ثانی چوڑائی میں ہوتی ہے جو شمال سے جنوب کی جانب پھیلتی ہے.

2– فجر اول یا فجر کاذب اندھیری ہوتی ہے، یعنی یہ روشنی کچھ دیر کے لیے ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے، لیکن فجر ثانی یا فجر صادق کے بعد اندھیرا نہیں ہوتا بلکہ روشنی زیادہ ہوتی جاتی ہے.

3– فجر ثانی یا فجر صادق افق کے ساتھ ملی ہوتی ہے اور اس روشنی اور افق کے مابین کوئی اندھیرا نہیں ہوتا، لیکن فجر اول یا فجر کاذب افق سے دور اور منقطع ہوتی ہے، اور اس کے اور افق کے مابین اندھیرا ہوتا ہے.

دیکھیں : الشرح الممتع (107/2).

واللہ اعلم.